# منٹگمری واٹ کی کتاب "Companion to the Qur'an": ایک تعارفی مطالعہ

**Tariq Aziz**
Assistant Professor,Govt Graduate College Bhalwal
prof.aziztariq@gmail.com

## Abstract

*The study of the Qur'an started very early in the history of the world with multiple objectives. For this purpose, many Orientalists and western researchers have tried to interpret and explain the Holy Qur'an with their background and understanding. This paper deals with the introduction of one of the major English Qur'anic exegesis of the Holy Qur'an compiled by William Montgomery Watt, examining its contributions to Qur'anic commentaries and its relevance in contemporary Islamic studies. This work is notable for its accessible analysis of the themes of the Quran, historical context, and linguistic nuances. It also intends to trace the western mind through the thorough study of this Quran commentary. The current research written with a descriptive approach proves that the western scholars have failed to grasp the real meaning and message of the word of Allah. It also proves that biasness and subjectivity is dominant in his study of Qur'an.*

***Key Words:*** *Quran, Translation, Orientalists, Exegesis*

**تمہید**

قرآن حکیم عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ عربوں کے علاوہ پوری دنیا میں قرآن کی تعلیم کو عام کرنے کا ذریعہ دوسری زبانوں میں اس کا ترجمہ و تفسیر ہی ہے۔ قرآن کا حقیقی پیغام پوری دنیا تک پہنچانے کے لیے اس کا مختلف زبانوں میں ترجمہ اور تفسیر کرنا ضروری بھی ہے۔ ترجمہ قرآن اور تفسیر کی امتیازی خصوصیت بلکہ اس کی حساسیت یہ ہے کہ یہ عام تراجم سے بالکل مختلف ہے کیونکہ قرآن کا ترجمہ و تفسیر کرتے ہوئے مترجم و مفسر نے قرآن کے الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی مراد کو بیان کرنا ہوتا ہے۔

قرآن کا سب سے پہلا شارح اور مفسر خود قرآن ہے۔[1] قرآن حکیم کے الفاظ کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے عام کتابوں کے ترجموں و شروح کی طرح صرف لغت کے سہارے اس کا ترجمہ و شرح ممکن نہیں ہے بلکہ قرآن کے ترجمہ و شرح کا اصل سہارا حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اور اگر اس ذریعے کو چھوڑ دیا تو پھر قرآن کریم محض ایک کھلونا بن جائے گا کہ ہر کوئی اپنی مرضی کی تشریح کرے گا اور ہر زمانے میں لوگوں کے مزاج کے مطابق قرآن کریم کی تشریحات بھی بدلتی رہیں گی۔ قرآن کی تفسیر کے بنیادی مصادر قرآن، احادیث، اقوال صحابہ اور اقوال تابعین ہیں جو لوگ ان مصادر سے استفادہ نہیں کرتے وہ قرآن کے ترجمہ و تشریح کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

مستشرقین کے اکثر تراجم و حواشی اللہ کی اصل مراد سے خالی ہیں۔ مزید برآں مستشرقین کے قرآن کے یہی ترجمے مغربی اور یورپی عوام کی اسلام سے برگشتہ کرنے اور رکھنے کا بڑا ذریعہ بن گئے ہیں۔[2] انہی قرآنی حواشی میں سے منٹگمری واٹ کی قرآن کمنٹری بھی شامل ہیں جو امریکہ، یورپ اور دیگر انگریزی بولنے والی اقوام اور خصوصا نوجوان نسل کو اسلام سے دور کرنے اور اسلامی تعلیمات کی غلط نمائندگی کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔

قرآن حکیم پر اعتراض کرنے والے برطانوی مستشرقین کی فہرست میں پروفیسر ولیم منٹگمری واٹ (William Montgomery Watt، 1909-2006ء) بھی شامل ہے۔[3] وہ 1964ء سے 1979ء تک بطور استاد علوم اسلامیہ اور

عربی زبان، یونیورسٹی آف ایڈنبرا سے وابستہ رہا ہے۔اسی طرح یونیورسٹی آف ٹورنٹو اور جارج ٹاؤن یونیورسٹی میں بھی وزٹنگ پروفیسر رہا ہے۔اسے آخری مستشرق (The Last Orientalist) کا خطاب بھی دیا گیا۔[4] منٹگمری واٹ بھی مشنری عیسائی ہے۔اس کی معروف کتب میں سیرت پر دو کتابیں "Muhammad at Mecca" اور"Muhammad at Medina" ہیں جو بالترتیب 1953ء اور 1956ء میں شائع ہوئیں۔ ان دونوں کتابوں کا خلاصہ "Muhammad: Prophet and Statesman" کے نام سے 1961ء میں شائع ہوا۔اسی طرح اس نے اپنی کئی کتب میں بطور خاص قرآن کو موضوع بحث بنایا ہے۔جن میں "Companion to the Qur'an "،"Bell,s Introduction to the Qur'an" اور "Islamic Revelation in the Modern World" شامل ہیں۔

### "Companion to the Qur'an" کا تعارف واسلوب

1967ء میں پروفیسر منٹگمری واٹ نے اپنی یہ کمنٹری شائع کی۔[5] پھر اس کے بعد اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا۔منٹگمری واٹ کا قرآن حکیم پر یہ کام اصل میں آرتھر جان آبرری کے ترجمہ پر مبنی ہے۔لیکن قرآن حکیم کی اس تشریح کو دوسرے تراجم اور اصل عربی عبارت کے ساتھ بھی پڑھا اور سمجھا جا سکتا ہے جیسا کہ کچھ علماء کی رائے ہے کہ مستشرق منٹگمری واٹ نے آربری کے ترجمے کی بنیاد پر قرآن کے الفاظ اور اصطلاحات کے لئے وضاحتی نوٹس لکھے۔[6] اس سلسلے میں ڈاکٹر سلطان شاہ لکھتے ہیں کہا گر آربری کا ترجمہ واٹ کے وضاحتی نوٹس کے ساتھ شائع کیا جائے تو یہ قارئین کے لئے زیادہ کارآمد ہوگا۔[7]

### کتاب کا مقصد

کتاب کے تعارف میں اس کا مقصد بیان کرتے ہوئے منٹگمری واٹ لکھتے ہیں کہ "موجودہ قرآن کمنٹری کا مقصد یہ ہے کہ ترجمہ میں قرآن کی تفہیم اور تعریف کی سہولت کے لیے انگریزی قاری کو مرکزی پس منظر کا اہم سامان مہیا کیا جائے۔"[8]

### قرآن پر تحقیقی کام کی ضرورت

منٹگمری واٹ کا نام محمد ﷺ کی حیات طیبہ اور اسلام کی ابتداء کے بارے میں نظریات پر ایک اتھارٹی سمجھا جاتا ہے اور اس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ قرآن حکیم کی وضاحت بہتر انداز سے کرے۔قرآن کے بارے میں تحقیقی مواد کی ضرورت کے بارے میں وہ لکھتا ہے:

> "قرآن مجید کے متن، گرائمر اور ذخیرہ الفاظ کے خاص سوالات، شان نزول کے بارے میں مواد کی نقد، شاید سب سے بڑھ کر تفسیر روایت اور یہ کہ یہ تفسیر کس طرح معذرت خواہانہ ضروریات سے متاثر ہوئی اور اسکے نتیجے میں لغتیات پر بھی اثر پڑا ان سب پہلوؤں پر بہت مفصل علمی کام کرنے کی ضرورت ہے۔یہ سب چیزیں قارئین کے لیے اسلام کی مکمل تفہیم اور توجیح کے لیے معاون ہیں۔"[9]

### قرآن حکیم کی زبان کی عظمت کا اعتراف

ولیم منٹگمری واٹ نے قرآن حکیم کی زبان کی عظمت کا اعتراف کیا ہے اس سلسلہ میں کتاب کے تعارف میں لکھتے ہیں:

> "The present Companion mentions a few of the alternatives in order to illustrate this richness of the Qur'anic language. A similar

difficulty occurs where an Arabic word has connotation which cannot brought out by a simple English word."[10]

"موجودہ ترجمہ نے قرآنی زبان کی اس فراوانی کو واضح کرنے کے لئے کچھ متبادلات کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح کی دشواری اس وقت پیش آتی ہے جہاں ایک عربی لفظ کا مفہوم ایک آسان انگریزی لفظ کے ذریعہ سامنے نہیں لایا جاسکتا ہے۔"

**ترجمہ و تفسیر قرآن میں اسکالرز کی ذمہ داریاں**

واٹ نے ترجمہ و تفسیر قرآن میں اسکالرز کی ذمہ داریوں کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

"The task of scholars with regard to the Qur'an is to be seen as part of this far larger task. It is not something that can be achieved by one man and one book. It is a cumulative effort of many men, each building on what his predecessors have accomplished. It is also a continuing effort, since each generation has its own peculiar needs, and the primary duty of the scholar is to his own time. In Europe at present there is a growing interest in other religions, especially in their mystical aspects, and so it would seem that in deciding on their aims scholars should give a central place to the production of a translation of the Qur'an for ordinary non specialist readers who are chiefly interested in its spiritual aspects.[11]"

قرآن کے متعلق علمائے کرام کے کام کو اب تک کے اس بڑے کام کا حصہ سمجھنا ہے۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے جس کو ایک آدمی اور ایک کتاب حاصل کرسکے۔ یہ بہت سارے علماء کی ایک مجموعی کاوش ہے، جو سابقہ تحقیقی کام کو مزید آگے بڑھانے کی ایک مستقل کوشش بھی ہے، چونکہ ہر نسل کی اپنی مخصوص ضروریات ہوتی ہیں اور عالم کا بنیادی فریضہ اپنے وقت پر ہوتا ہے۔ یورپ میں اس وقت دوسرے مذاہب میں، خاص طور پر ان کے صوفیانہ پہلوؤں میں دلچسپی بڑھ رہی ہے علمائے کرام کو روحانی پہلوؤں میں خاص طور پر دلچسپی رکھنے والے عام قارئین کے لئے قرآن کے ترجمہ کی تیاری کو مرکزی مقام دینا چاہئے۔

**ترجمہ قرآن کی مشکلات کا اعتراف**

فاضل مصنف نے اس بات کو محسوس کیا ہے کہ قرآن حکیم کا انگریزی زبان میں ترجمہ و تفسیر کرنا انتہائی مشکل کام ہے اور انہوں نے اس سلسلہ میں ان مشکلات کا ذکر بھی کیا ہے جن کا سامنا ایک ترجمہ نگار کو کرنا پڑتا ہے انہوں نے اپنی اس کمنٹری میں کئی مواقع پر آربری کے ترجمہ میں تبدیلیوں کی نشاندہی بھی کی ہے۔ سورۃ البقرۃ آیت نمبر 146 کی وضاحت میں لفظ "یعرفونہ" کی وضاحت میں آربری نے اسم ضمیر 'وہ' سے مراد کتاب لی ہے۔ لیکن واٹ لکھتا ہے:

"'it'may refer to Muhammad's message or to the supposed description of Muhammad in the Torah; in the latter case the word might be translated him"[12]

یہاں پر اسم ضمیر 'وہ' نبی پاک کی طرف اشارہ کرتا ہے نہ کہ کتاب کی طرف۔ لیکن شاید اس کتاب کے سلسلے میں آربری اور واٹ کے مابین کوئی ہم آہنگی نہیں تھی۔

حقیقت میں مصنف نے بڑی احتیاط کے ساتھ اپنے کام سے رجوع کیا ہے اور آربری کے ترجمہ میں اصلاح کی تجویز بھی دی ہے۔[13]

**آیات کا نمبر اور ان کی مختصر شکل**

منٹگمری واٹ کی اس قرآن کمنٹری میں آیات کے نمبر قرآن حکیم کے مصری سرکاری ایڈیشن کے نمبر کے ساتھ ساتھ گستاؤ فلو جل (Gustav Flugel) کے یورپی ایڈیشن کے نمبر بھی دیئے گئے ہیں۔ قرآن مجید کی آیات کا یہی نمبر زیادہ تر مغربی کتب میں 1950ء تک اختیار کیا گیا ہے۔ آیات نمبر کی مختصر شکل درج کی گئی ہے مثال کے طور پر آیت نمبر 33 تا آیت نمبر 39 کو 39/3 لکھا گیا ہے لیکن جو آیات بیس سے کم نمبر کی ہیں ان کی مختصر صورت نہیں لکھی گئی ہے۔

**سورۃ کا تعارف اور وجہ تسمیہ**

قرآن کمنٹری میں سورۃ کا تعارف، وجہ تسمیہ اور زمانہ کا بھی ذکر کیا ہے مثال کے طور پر سورۃ الفاتحہ کے تعارف میں لکھتے ہیں:

"یہ سورت نماز اور عبادات پر مشتمل ہے ........ یہ قرآن کے باقی حصوں سے مختلف ہے، کچھ ابتدائی مسلمان کے نزدیک یہ محمد (ﷺ) کی ایک انفرادی نماز تھی اور اسے ابن عباس اور ابن مسعود کے صحائف سے خارج کر دیا گیا ہے۔ احتمال یہ ہے کہ یہ ابتدائی ہے جو محمد (ﷺ) کے مشن کے چوتھے سال کے قریب یا 613 عیسوی میں (نازل ہوئی)۔"[14]

**سورتوں کی مختلف حصوں میں تقسیم**

منٹگمری واٹ نے اپنی اس کمنٹری میں قرآنی آیات کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے انہیں عنوانات دیئے ہیں۔ اس اسلوب کی وضاحت وہ اپنے ایک مقالے میں اس طرح کرتے ہیں:

"Modern readers, too, have become accustomed to typographical aids, such paragraph headings. The use of these in translations of the Qur'an, as was done by Richard Bell (though his were complicated by the question of dating), helps the reader to see the structure of the suras. The breaking up of verses into short lines, as was done by Arthur Arberry, has also something to commend it. It is probably also helpful to the reader who is going to work his way through the Qur'an and not simply refer to some passages[15]"

جدید قارئین بھی، ٹائپو گرافیکل معاونات جیسے پیرا گراف کی سرخیوں کے عادی ہو چکے ہیں۔ قرآن کے تراجم میں ان کا استعمال، جیسا کہ رچرڈ بیل (حالانکہ وہ زمانہ کے تعین کے سوال سے پیچیدہ تھے) نے کیا

تھا، قارئین کو سورتوں کی ساخت دیکھنے میں مدد دیتا ہے۔آیات کو مختصر لائنوں میں تقسیم کرنا جیسا کہ آرتھر آربری نے کیا تھا، اس کی وضاحت جرمن اسکالر کرنے کے لیے بھی معاون ہے۔یہ ان قارئین کے لئے بھی مددگار ثابت ہوگا جو محض اس کے کچھ حصوں کے مطالعہ کرنے کی بجائے مکمل قرآن کا مطالعہ کررہے ہیں۔

### مسلم تراجم وتفاسیر پر عدم اطمینان

ڈاکٹر واٹ کی رائے کے مطابق مسلم مترجمین اور مفسرین نے قرآن کے کئی معنی بعد میں قرآن سے منسوب کیے۔ریگس بلچیر کی قرآن کمنٹری کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "اسکا مقصد قرآن کی ایک درست جرمن زبان میں ترجمانی کرنا ہے کہ محمد (ﷺ) نے جب پہلی مرتبہ قرآن پیش کیا تھا تو قرآن کی ان آیات کا کیا معنی تھا جو اسکے بعد متقی مسلمان مفسرین کے ذریعہ ان سے منسوب کیے گئے معانی سے مختلف تھے۔"[16] وہ اس بحث کو ان الفاظ میں سموتا ہے:

> “He pays no attention as a general rule to the material about 'occasions of revelation'. He occasionally mentions a Muslim commentator, but mostly only for a lexicographical matter. He would justify this neglect of the commentators by the fact that they necessarily introduce post-Qur'anic ideas.”[17]

وہ شان نزول کے بارے میں عام اصول کے طور پر اس مواد پر کوئی توجہ نہیں دیتا ہے۔وہ کبھی کبھار کسی مسلمان مفسر کا تذکرہ محض لغت کے معاملات کے بارے میں کرتا ہے، لیکن زیادہ تر اس نے مفسرین کو اس حقیقت کے لیے نظرانداز کیا ہے کہ وہ بعد از قرآنی نظریات کو پیش کرتے ہیں۔

### مغربی ادب کے حوالہ جات

واٹ کے مطابق قرآنی علماء کرام کو یورپی ادب کے حوالوں کو اپنی قرآن کمنٹری کا لازمی حصہ بنانا چاہیے۔جیسا کہ وہ اپنی مقبول قرآن کمنٹری کے بارے میں لکھتے ہیں: "اس تفسیر کی ایک اور خصوصیت یورپی ادب کے حوالوں کی اس میں کثرت ہے جس میں ترجمے سے متعلقہ نکات پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے"[18] واٹ بہت سارے معاملات میں یورپ کے لٹریچر کا حوالہ بغیر کوئی تبصرہ شامل کیے دیتا ہے یا وہ مخالف نظریات کا خلاصہ بیان کردیتا ہے اور یہ ظاہر نہیں کرتا کہ وہ کس رائے کی حمایت کرتا ہے۔

### مسلم عقائد کی تشریح وتوضیح

منٹگمری واٹ کی یہ کتاب واٹ کے مطابق قرآن حکیم کی آیات کی وضاحت کے ساتھ مسلم عقائد کی تشریح بھی کرتی ہے اور ان تصورات اور مخصوص اسلامی سوچ کی بھی عکاسی کرتی ہے جن پر اسلام کا پورا نظام زندگی قائم ہے۔

### تقابلی طریقہ تحقیق

منٹگمری واٹ نے اپنی اس تحقیق میں تقابلی طریقہ تحقیق کو استعمال کیا ہے۔وہ اپنے ایک آرٹیکل میں جرمن اسکالر کی قرآن کمنٹری کے بارے میں کے بارے میں لکھتے ہیں: "اصل معنی قائم کرنے میں اس نے وسیع پیمانے پر 'تقابلی طریقہ' کو استعمال کیا ہے۔یہ

طریقہ ہر حصے کا موازنہ دوسے تمام حصوں کسے کرتا ہے جہاں ایک ہی الفاظ یا ملتے جلتے نظریات پائے جاتے ہیں۔"[19] اپنی قرآن کمنٹری میں واٹ نے بھی یہی اسلوب اپنایا ہے۔

## آیات کی شان نزول کا ذکر

کتاب کے تعارف میں مصنف آیات کے شان نزول کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ان میں سے بہت سے درست ہیں لیکن کئی مسلم اسکالرز کے شان نزول کو منٹگمری واٹ نے مشکوک قرار دیا ہے شان نزول کے انتخاب کے بارے میں وہ اپنے اسلوب کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

> "Many of these are certainly correct; others are dubious, being probably only the conjectures of scholars who lived a century or two after Muhammad. The most assured of these 'occasions' have been mentioned. These are supplement by the biographies of Muhammad."[20]
>
> ان میں سے بہت سے یقینی طور پر درست ہیں۔دوسرے مشکوک ہیں، شاید ان میں علمائے کرام کی قیاس آرائیاں ہیں جنہوں نے محمد ﷺ کے بعد ایک صدی یا دو سال تک زندگی گزاری۔ان میں سے انتہائی قابل یقین کا ذکر کیا گیا ہے۔یہ محمد کی سوانح حیات کا ضمیمہ ہیں۔

## سورت کے زمانہ نزول اور عربی عنوانات کا ذکر

قرآن پاک کی توضیح وضاحت کے سلسلے میں واٹ نے ہر سورۃ کے شروع میں اس کے زمانہ نزول کا ذکر کیا ہے۔ڈاکٹر سلطان شاہ اپنے تحقیقی مقالے میں لکھتے ہیں کہ آربری نے ہر سورت کے زمانہ نزول کا ذکر کیا ہے اس نے سورتوں کے عربی عنوانات کا ذکر کیا ہے۔[21] آربری نے اپنے ترجمہ میں عربوں ناموں کے لیے سادہ ٹرانسلٹریشن(transliteration)استعمال کی ہے جس کا مقصد یہ تھا کہ ان کا ترجمہ عام لوگوں کے لیے تھا لیکن منٹگمری واٹ نے اپنی اس قرآن کمنٹری میں ٹرانسلٹریشن(transliteration)کا ایسا عالمانہ انداز منتخب کیا ہے جو زیادہ مناسب اور پڑھے لکھے افراد کے لیے زیادہ موزوں ہے۔

## تشریحی نوٹس کے ساتھ وضاحتی کتب کا تذکرہ

اپنی اس قرآن کمنٹری میں جن کتب کا منٹگمری واٹ نے ذکر کیا ہے ان کی مختصر صورت کا ذکر انہوں نے کتاب کے تعارف میں ہے۔مثال کے طور پر Richerd Bell کی کتاب "The Origin of Islam in its Christion Envirmment" کی مختصر صورت "Bell, Origin" درج کی ہے۔

## بین المذاہب ہم آہنگی اور مذہبی رواداری کی حمایت

منٹگمری واٹ چونکہ مذاہب کے مابین یکجہتی کے نظریات رکھتے تھے اس لیے وہ اپنی اس کتاب کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں کہ یہ کتاب انتہائی مناسب وقت میں دوبارہ شائع ہوئی ہے۔ان کے بقول انسانی نسل کے مستقبل کے لیے بہت ضروری ہے کہ دنیا کے بڑے مذاہب کو ایک دوسرے کے نزدیک پہلے سے زیادہ کیا جائے۔اس طرح ہر مذہب اپنی منفرد خصوصیات رکھتے ہوئے بھی دوسرے مذہب کے لیے مثبت سوچ رکھے۔ان کے نزدیک اس طرح کے نظریات کی تفہیم عیسائیت اور اسلام سے متوقع ہے۔[22]

**تصور وحی و نبوت**

محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے وہ آخری پیغمبر تھے جن پر قرآن حکیم نازل ہوا کسی بھی مترجم یا مفسر کے تصور نبوت اور وحی کو سمجھے بغیر اس کے ترجمہ یا تفسیر کو سمجھنا ممکن نہ ہے۔ منٹگمری واٹ اپنی اس کتاب کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں کہ "جن کے بارے میں اسے یقین ہو جاتا تھا کہ یہ حصے خدا کی طرف سے پیغامات یا انکشافات تھے جو اسے مکہ کے لوگوں تک پہنچانا تھا۔"[23]

**انڈیکس اور اشاریہ**

منٹگمری واٹ نے کتاب کے آخر میں قرآن میں موجود اہم ناموں اور عربی الفاظ کا ایک انڈیکس بھی دیا ہے اس کے علاوہ کچھ عربی الفاظ اور ان کے انگریزی متبادلات اور چند مخصوص عنوانات کا اشاریہ بھی دیا ہے۔ جان برٹن کے نزدیک پروفیسر منٹگمری واٹ نے اپنی کتاب میں قرآن میں مناسب ناموں کا ایک انڈیکس اور تفسیر میں الگ انڈیکس شامل کیا ہے۔ اس کی کتاب یقیناً انتہائی مفید ہے اور اس کی سفارش تمام طلبہ کو کی جانی چاہیے۔[24] ڈاکٹر محمد سلطان شاہ اپنے تحقیقی مضمون میں اس پر تبصرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں: "یہ آربری کے ترجمے کے ساتھ استعمال کرنے کے لئے ڈیزائن کردہ حواشی کا ایک مجموعہ فراہم کرتی ہے۔ اس کا مقصد ترجمہ میں قرآن مجید کی تفہیم اور تعریف کی سہولت کے لیے ضروری پس منظر کا مواد فراہم کرنا تھا۔ ہر سورت میں اس کا عربی نام بھی ہونا چاہئے اور تمام آیات کا صحیح نمبر ہونا چاہئے تاکہ محققین اس سے آسانی سے استفادہ کر سکیں۔"[25]

**حروف مقطعات کے بارے میں نقطہ نظر**

حروف مقطعات قرآن حکیم کی چند خاص سورتوں کے شروع میں موجود ہیں مسلمان مفکرین ان کی وضاحت مختلف طریقوں سے کی ہے۔ مسلم علماء میں سب سے اہم اور نمایاں رائے یہ ہے کہ صرف اللہ ہی جانتے ہیں کہ ان حروف سے کیا مراد ہے۔ اس سلسلے میں منٹگمری واٹ کی رائے یہ ہے کہ کئی سورتوں کے شروع میں آنے والے ان حروف کی کوئی بھی قابل اطمینان وضاحت پیش نہیں کی گئی ہے۔[26]

**اسلامی قانون پر تنقید**

منٹگمری واٹ نے اپنی تفسیر قرآن میں اسلامی حدود پر بے جا تنقید کی ہے۔ انہوں نے آیات کی وضاحت میں جہاں بھی موقع ملا ہے اسلامی قانون کو مشکوک اور نا قابل عمل گردانا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ المائدہ میں حد سرقہ کی وضاحت میں لکھتا ہے:

> "The punishment was inflicted, at least until recently, in some more primitive Muslim countries." [27]

کچھ قدیم مسلم ممالک میں، سزا کم سے کم حالیہ عرصہ تک دی جاتی ہے۔

ولیم منٹگمری واٹ اسلامی حدود کے ماخذ کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "Though the taboos were originally matters of pagan religion, many were accepted by Islam."[28]

اگرچہ ممنوع چیزیں اصل میں کافر مذہب کے معاملات تھے، لیکن بہت سی چیزوں کو اسلام نے قبول کیا۔

**حاصل بحث**

منٹگمری واٹ نے قرآن حکیم کے بارے میں ایک معتدل رویہ اختیار کیا ہے اور اس کا انداز علمی ہے۔ منٹگمری واٹ کے جان آربری کے ترجمہ قرآن پر مبنی یہ تشریح نوٹس علمی مطالعہ میں ایک اہم اضافہ ہیں۔ یہ کتاب قرآن کو تاریخی اور ادبی نقطہ نظر سے سمجھنے کے

خواہاں قارئین کے لیے ایک وسیلہ پیش کرتی ہے۔ منٹگمری واٹ کا واضح تحریری انداز بھی ان کے کام کو قرآن اور اسلامی تاریخ میں دلچسپی رکھنے والے افراد کے لیے مفید بناتا ہے۔ منٹگمری واٹ نے قرآن کمنٹری میں "ہر ایک سورت کے زمانہ نزول کا ذکر کیا ہے۔اس نے سورتوں کے عربی زبان میں عنوانات دیے ہیں۔"[29] مستشرق جان برٹن(John Burton،1915ء-2010ء) اس قرآن کمنٹری کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "اس کا مقصد ترجمہ میں قرآن کی تفہیم اور تعریف کو آسان بنانے کے لئے درکار اہم مواد کی فراہمی ہے، ترجمہ کے بنیادی سوالات اور تشریحات کو متاثر کرنے والے معاملات پر مصنف نے جس نگہداشت سے اپنے کام تک رسائی حاصل کی ہے اس کی مثال متعدد مواقع پر دی گئی ہے۔"[30]

تاہم، جب کہ واٹ کا علمی مقام بلاشبہ بااثر ہے، اس کی یہ کتاب متعدد خامیوں پر مبنی ہے۔ شاید سب سے اہم تنقید اس کا مستشرقین کے فریم ورک پر انحصار ہے، جو اکثر قرآن کی مذہبی اور مابعد الطبیعاتی جہتوں کی قیمت پر تاریخی اور سماجی وضاحتوں پر زور دیتا ہے۔ واٹ نے قرآن کے اعجازی پہلو کو کم کرنے اور اس کے انسانی اور تاریخی ماخذ پر توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کی ہے۔ کئی آیات کی وضاحت میں واٹ کا مسیحی پس منظر بھی ناگزیر طور پر اس کی تشریحات پر اثرانداز ہوتا ہے۔

مزید برآں، واٹ کی یہ کتاب قرآن کی قانونی، اخلاقی، اور سماجی تعلیمات کے بارے میں آیات کا گہرا تجزیہ پیش کرنے سے محروم ہے۔ مسلم روایتی تفاسیر کو واٹ کی کتاب میں محدود توجہ دی گئی ہے جس سے یہ تاثر پیدا ہو سکتا ہے کہ مسلم علمی روایت مغربی تاریخی تنقیدی طریقوں کے مقابلے میں ثانوی ہے۔ ان حدود کے باوجود، واٹ کی قرآن کی تفسیر ایک اہم علمی کام ہے جو قرآن کے بارے میں ایک قابل قدر تاریخی اور ادبی تناظر فراہم کرتی ہے۔ تاہم، قرآن کی مزید جامع تفہیم کے لیے، قارئین کو واٹ کی کتاب کے ساتھ روایتی مسلم قرآنی تفسیر پر انحصار کرنا چاہیئے جو قرآن کی روحانی اور نظریاتی جہتوں میں گہری بصیرت فراہم کرتی ہیں۔

## References

---

1 مولانا محمد اسماعیل، استشراق اور مستشرقین (پشاور: تفہیم دین اکیڈمی، 2016)، 63۔

2 اسماعیل، استشراق اور مستشرقین، 73۔

3 Carole Hillenbrand, ed.,The Life and Work of W. Montgomery Watt (Edinburgh: University of Edinburgh, 2019), 4.

4 نجیب العقیقي، المستشرقون، موسوعة في التراث العربي (القاهره، دار المعارف، 1980ء)، 2:544۔

5 W.Montgomery Watt, Companion to the Qur’an: Based on the Arberry Translation (London: George Allen & Unwin Ltd., 1967).

6 Ahmed Gumaa Siddeik, “A Critical Reading of A. J.Arberry’s Translation of the Meanings of the Holy Qur’an (Koran Translated),” International Journal on Studies in English Language and Literature 6 no.5 (2018):56.

7 Dr. Muhammad Sultan Shah, “Arthur John Arberry as an Interpreter of the Holy Qur’an” Abhath 2 no. 6 (2017):16.

8 Watt, Companion, 8.

9 W.Mongomery Watt, “On Interpreting the Qur’an,” Oriens 25/26 (1976):41-47.

10 Watt, Companion, 11.

11 Watt, “On Interpreting,” 44.

12 Watt, Companion,33 .

13 Siddeik, “A Critical Reading,”56.

14 Watt, Companion, 13.

15 Watt, “On Interpreting,” 45.

16 Watt, “On Interpreting,” 46.

17 Watt, “On Interpreting,” 45.

18 Watt, “On Interpreting,” 45.

19 Watt, “On Interpreting,” 45.

20 Watt, Companion,12.

21Shah, “Arthur John Arberry as an Interpreter,” 17.

22 Watt,Companion,3.

23 Watt, Companion, 9.

24 John Burton, “Review of Companion to the Qur’an: Based on the Arberry Translation by W. Montgomery Watt, “Bulletin of the School of Oriental and African Studies,” University of London32 no. 2(1969):387.

25 Shah, Arthur John Arberry as an Interpreter, 17.

26 Watt, Companion to the Qur’an, 15.

27 Watt, Companion to the Qur’an, 76.

28Watt, Companion, 38.

29 Dr. Muhammad Sultan Shah, “Arthur John Arberry as an Interpreter”,16..

30 John Burton, Review, Bulletin of the School of Oriental and African Studies32, no.2 (1969):387.